سوال

(137) قبر میں جو سوال و جواب ہوتا ہے   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قبر میں جو سوال و جواب ہوتا ہے، وہ حضرت پیر و مرشد کی دستخط و مہر ہر کر عنایت ہووے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبر میں مومن کامل جو جواب دیتا ہے، وہ موافق احادیث کے لکھا جاتا ہے۔ مہر کی ضرورت نہیں۔ اور یہ جواب وِردِ زبان کرنا چاہیے اور پارچہ پاک پر خوشبو لکھوا کر اپنے پاس رکھنا چاہیے وہ جواب یہ ہے:

((اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّنا وَّرَسُوْلًا وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِالْکَعْبَةِ قِبْلَةً وَّبِالْمُؤْمِنِیْنَ اِخْوَانًا وَّبِالصِّدِّیْقِ وَبِالْفَارُوْقِ وَبِذِی النُّوْرَیْنِ وَبِالْمُرْتَضٰی آئِمَّةً رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ مَرْحَبًا بِالْمَلَکَیْنِ الشَّاھِدَیْنِ الْحَاضِرَیْنَ وَاَشْھَدُ بِاَنَّا نَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلٰی ھٰذِہِ الشَّھَادَةِ نَحْیٰی وَعَلَیْھَا نَمُوْتُ وَعَلَیْھَا نُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی))

''یعنی گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود قابل بندگی کے سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمد ﷺ بندے اللہ کے ہیں اور پیغمبر اللہ کے ہیں راضی ہوں میں اللہ سے ازروئے رب ہونے کے اور اسلام سے ازروئے دین ہونے کے اور راضی ہوں میں محمد ﷺ سے ازروئے نبی ہونے کے اور رسول ہونے کے اور راضی ہوں قرآن سے ازروئے مقتدا ہونے کے اور کعبہ سے ازروئے قبلہ ہونے اور راضی ہوں میں مسلمانوں سے ازروئے بھائی ہونے کے اور راضی ہوں میں حضرت صدیق اور حضرت فاروق اور حضرت ذی النورین عثمان اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنھم سے ازروئے امام ہونے کے ان حضرات کی شان میں اللہ تعالیٰ کے رضامندی رہی اور خوشی ہے دو فرشتوں کے آنے سے کہ گواہ ہیں اور موجود ہیں اور اے تم دو فرشتو گواہ رہو اس پر کہ ہم گواہی دیتے ہیں یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود قابل پرستش کے سوا اللہ کے اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اسی شہادت پر ہم زندہ رہے اور اسی پر ہم مریں گے۔ اور اسی پر قیامت میں اٹھائے جاویں گے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے۔'' (فتاویٰ عزیزی جلد نمبر ۱ ص ۴۲۰)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 05 ص 249